U32424.

Title – GULDASTA-E-SUKHAN.

Author – [illegible]

Publisher – Matba Mukhazzah Al Hikmat (Bijnore).

Date – 1880.

Pages – 16.

Subject –

M.A.LIBRARY, A.M.U.
U32424

گلدستہ سخن

1880ء 16ص بجنور

در مطبع مخزن الحکمت حکیم محمد علی صوفی

۳۳۴۲۴

مخزن

CHECKED-2002

تحریر ہو کر	بسم اللہ الرحمن الرحیم	چھاپا گیا

غزل محمد عبد الرحیم صاحب انصاری انسپکٹر تخلص فروغ

وہ چال چل کہ فرشتے سے آگے وفا میں — وہ کام کر کہ نام [illegible] نگار میں

انسان کو شغل [illegible] ضرور — یکساں [illegible] ان دو جہاں میں

شان خدا کو دیکھ تو انسان کو دیکھ — کیا کیا تکلفات ہیں بہشت [illegible] میں

سر [illegible] خواب میں دیکھ [illegible] — کیا کیا لطیفے [illegible] بلا [illegible] میں

پروانہ وار وصل کا ساماں چاہیے — [illegible] حسین [illegible] چراغ مزار میں

پھر لطف کیا ہے جبکہ جوانی گذر گئی — [illegible] چاہیے فصل بہار میں

یارب بطفیل احمد مختار حشر تک — روشن [illegible] چراغ ہمارے مزار میں

لیتی [illegible] بہشت کی کیا دیکھ فروغ — [illegible] میں

غزل دیگر محمد عبد الرحمان خان صاحب انسپکٹر پولیس ضلع بجنور تخلص [illegible]

ابھی کسی پہ تو بنا کچھ بس انتظار میں | سیری یہ مین لخت دل مژہ اشکبار میں

کہتا ہی دل کہ گل سی جگر کا تپا ہین | شاید گیا تہا گریہ بی اختیار مین

کچہ تو کہو فروغ یہ جیب جگر اتہار کیا | آہ شرر فشان و دل بیقرار مین

غزل حکیم محمد علی صاحب ساکن گلاوٹی تخلص بسمل

جوبن پہ دلکی داغ ہین فصل بہار مین | جلوہ ہین رنگ رنگ کی اس لالہ زار مین

آرام ایک دم نہ ملا ہجر یار مین | بجلی سی کوندتی ہی دل بیقرار مین

پہر ولولہ جنون کا ہی فصل بہار مین | وحشت کا ہاتھ پہر ہی گریبان کی تار مین

کلیان جو وان شگفتہ ہین پہولون کی [illegible] | یان ہی کہلی ہین زخم دل داغدار مین

حسرت برس رہی ہی ارمان کی خاک پر | آثار بیکسی ہین ہویدا غبار مین

عمر ابد ملی ہی شہیدان ناز کو | آب بقا ہی خنجر مژگان یار مین

جاتی ہی بعزم صید جو وہ ترک شوخ چشم | آنکہین چہپائین آہوی صحرا شکار مین

لگتی نہ شوخ چشم سی گزیدگی مین آنکہ | پہیلا کی پاؤن مین سی سوتی مزار مین

دنیا ہی [illegible] | شامل ہی لطف قہر ہی ظالم کی پیار مین

ہی [illegible] عزیز بہی داغ دل [illegible] | کام آپکا کبہی میری شب ہائی تار مین

آتہا شب کو انتظار [illegible] | آئی نہ خواب دیدہ اختر شمار مین

کیا امتیاز بندگی و شباب کا | پیک اجل ہی گھات میں ہو انتظار میں
عہد شباب میں بھی پیرانہ سری نگذری | برگ خزان رسیدہ ہوں فصل بہار میں

ہر گرد باد شعلہ جوالہ کیوں نہو | اخگر چھپے ہیں ذرہ ہماری غبار میں
عالم کا دل اشارہ ابرو سے دو نیم | کیا ہی غضب کا کاٹ ہی اس ذوالفقار میں
وہ دل جلا ہوں میں کہ پس از مرگ آج تک | شعلے بھڑک رہے ہیں ہماری مزار میں
بسمل ہی لطف جذبہ دل کی اثر کا جب | وہ جنگجو خود آ کے ہماری کنار میں

غزل شاہ محمد عبد الخالق صاحب تخلص صوفی عرف پیاری میاں شاگرد جناب نواب میرزا خان صاحب تخلص بہ داغ دہلوی حال وارد لکھنؤ

بالغ نہیں جسے نظر آگرو وصل یار میں | پھر آج کیوں تڑپتا ہے دل بے قرار میں
قسمت سے ہم پہونچ جائیں اگر کوئی یار میں | پھر تو اٹھا نہیں گے دیکھ بہار و شمار میں
اڑ اڑ کی سر چھپیں سے اپنا ہی بعد مرگ | اتنا کہ وہیں ہیں شوخیاں سے غبار میں
گریاں اداسیاں ہیں شب فرقتکی واعظو | روز شمار ہے کوئی دن شمار میں
سامان عشق ہو گئی طفلی ہی میں نصیب | زنجیر پہنا ہی تو فصل بہار میں
واعظ بھی حور لگا تے کیوں نہیں ملگئی | گنتی میں اپنی آپ کو پاتے ہوں سوار میں
جو ترا کسب کا ز عقدہ لاحل بہی کھل گیا | نافہ میں مشک اور سے ناخن یار میں
صوفی جناب داغ کا سارا ہی نسب | مشہور تم ہو گئے مشہور یار میں

غزل خلیفہ احمد حسین صاحب عرف مرزا تخلص احمد ساکن لکھنؤ

[illegible]

جلوہ فزا ہی پردہ لو عدو کی آنکھ میں
ہیونگے فدا اسی دل بیقرار میں

پایا عروج و منزلت و قدر و امتیاز
کیا کیا جواہرات ہی انکسار میں

مانند سرمہ چشم عدو میں کی جگہ
شوخی بلا کی پائی ہین اپنی غبار میں

آتی ہی یاد تو لوٹاتی عدو کو ساتھ
لیتا قضا ہی چین نہ پایا قرار میں

رنج و غم و فراق و قلق یاس و درد و سوز
کاٹی ہی عمر ہمنے انہیں تین چار میں

احمد یہ اپنکا وعدہ ہی پر زہر دشمنک
ہوگا تمام تو تو اسی انتظار میں

غزل خلیفہ صاحب موصوف در طرح دیگر

کب چاند سی رخسار پہ قربان نہیں ہوتا
کب زلف پریشان سی پریشان نہیں ہوتا

دل پارہ گردیدہ گریبان نہیں ہوتا
تب تک میری پہلو میں وہ جانان نہیں ہوتا

کب شیشۂ دل جوش جنوں لاتی نہیں چکو
کس دن کی جنون دست و گریبان نہیں ہوتا

اوس چاند سی رخسار کی آگی یہ تجلی
اے مہر فلک دل میں پشیمان نہیں ہوتا

اب داغ جگر و دل میری کا نہیں رنگ
کس روز تماشا سے چراغان نہیں ہوتا

کب سبزہ خضر آب بقا کی نہیں کرتی
کب دل میرا محو لب جانان نہیں ہوتا

کچھ لطف سخن سنج نہیں آتا ہی احمد
ملتا نہ جہان میں جب تک کہ غزلخوان نہیں ہوتا

غزل کریم بخش تخلص بلا فہم عبد الرحیم صاحب الصنافہ الساکن گور شاگرد مولوی غیر صاحب کان پوری شاعر خوش زبان و فی الحال مولوی سید محمد علی صاحب حکیم تخلص شوق سی اصلاح لیتے ہیں

سارا چمن کھلا ہی آب انتظار میں
بلبل کی طرح تو بھی چہک سبزہ زار میں

جادو بھرا ہی سرمہ کی آنکھ یار میں
خنجر ولی تیغ سو تی ہے دست نگار میں

[illegible]

کھینچا ہی جذب دل کی اوسکی بھی کنار میں
عاشق کی لاشہ یا پیر کو حصار میں

پانی نہی مانگتی نہیں مقتول تیغ عشق
اللہ رے آب یار تیری ذوالفقار میں

تمسا نزار دستان دنیا میں جون ہی
اک ہی نبوی ہوا جبی تم نزار میں

قیمت میں دل کی کہہ چکا بوسہ کی تم کہو
گنتی کا نال ہی وہ تمہاری شمار میں

جسکو کبھی ستمی نکالتی نہیں سنا
حسرت ہی وہ حضور دل بیقرار میں

تم ہی کہانکی ایسی شرمناک ہو
سو عیب ہو تباتی ہو مجھ خاکسار میں

غزل کرم بخش متخلص بہ اقبال در طرح دیگر

ہر دل میں خیال رخ جانان نہیں ہوتا
ہر شہر دل کشتہ جا فرقان نہیں ہوتا

بوسہ دو اگر وصل کا سامان نہیں ہوتا
کچھ آپکا احسان تو تنہا تن نہیں ہوتا

سلعون وہ قیمت آپکی کہ جس گیا کیونکر
جنت میں یہ بہشتی میں کہ نیلان نہیں ہوتا

اس جذب محبت پہ وہ قاتل ہی خندان
جب دل ہی جدا تیر کا پیکان نہیں ہوتا

خاموش تغافل اب غزل یہاں تو کہو
اقبال کو تیری ایسا غزل جوان ہی ہوتا

غزل از مجلس سخا صدق رخشندہ ... گردش ... احمد حسن تمنا

تماشا ہون باغ میں کسی لالہ زار میں
تجھ بلبل زار ایک بوی کو ہی نالیا

لب از فنا ہی وہ ہی اثر کی عشق
اوٹھتے ہیں شعلے آہ کی نالہ ہزار میں

تھہر ہیں حصول اس کی ...
تھہر آنکھی ہی انکھہ سی ہی اشکبار میں

بالا جفا ہیں تیری ہی پھول جو جنگلی سر آج
بکتا ہی گل ہی کو جس میں ...

اٹھاہیں تو سامنی سہدی کی اسی بہار
کچھ لطف اوس نگاہ ان کو جار میں

ہم نشا عشق ہیں مطرب کی سکل ہو
کھی ہی باقی سا ہی بکری کی بار میں

کچھ پوچھو نہ حال دل اخگر کا / لاکھون کھلی ہین پہول تیری ہمرہی مین

اٹھی رعد شکل برق ذرا اور کچھ تب تاب / تبدیل قافیہ سی کہو اضطراب مین

غزل راجس در طرح دیگر

شبنم سی جو پہول کا دامان بھیگ جاتا / وہ پہول کبھی زیب گلستان نہیں ہوتا

لالہ کیطرح داغ جگر پر ہے نمایان / یہ داغ جگر عشق کا پنہان نہیں ہوتا

شکوی تو بہت ہیں پر بیان ہم نہیں کرتا / کیا کیجیے کچھ وصل کا سامان نہیں ہوتا

محفل مین گیا جب تو اشارے سے بلایا / جب بیٹھ گیا جا کی تو پریشان نہیں ہوتا

یہ جلوہ قدرت کی ہین نیرنگیان راجس / انسان بنایا تبھی انسان نہیں ہوتا

غزل عبد الرحیم تخلص حیرت شاگرد خلیفہ احمد حسین صاحب ساکن بجنور

نور محمدی سے عیاں مہر و ماہ ہین / گلشن مین دیکھیہ گل ہین ہر ایک شاخسار مین

ابد فنا بھی داغ تمہارا ہی پھول سا / روشن رہیگی چراغ ہماری مزار مین

ادلی تھا جگر جگرہ جو خدنگ جو نشانا / سچی لگی ہرا ہر ایک شاخسار مین

غزل عبد الرحیم در طرح دیگر

قیدی ہون اسیر زلف کا بیزار نہیں ہوتا / عاشق ہون بلا کا مین پریشان نہیں ہوتا

شاید لب و دندان مین لگے کیا کچھ ہے / جو غنچہ دہن الکا خندان نہیں ہوتا

کس کس کا ادا ہی مرض آپ کرینگی / اس عشق کا عیسی کبھی درمان نہیں ہوتا

وہ رات وہ دن اور وہ بوا / بیٹھے کچھ زندگی کا سامان نہیں ہوتا

غزل مولوی فضل الٰہی صاحب تخلص صادق

پانی ہیں ہیں یاب دل بیقرار میں
ناحق پہنسا یہہ گیسوی مشکیں کے ہار میں

طوفان اشک کیوں نہ اوٹہی ہجر یار میں
دریا بہری ہے آنکہوں میں میری چشم زار میں

تیر نگاہ یار لی ناکا دل و جگر
کہوتی ہیں ہم تو جان کو پہلی ہی وار میں

سر لی ہی کوئی کوئی ہے اسکے نیم جاں
لاکہوں تنکو قتل کرتا ہی وہ ایک وار میں

دل پہنس گیا ہی جب سے مرا دام زلف میں
ہوش و حواس و عقل ہیں سب انتشار میں

نازو ادا و غمزہ تیر نگاہ لطف
کس کس کو دون جگہ میں دل داغدار میں

میری مراد وعدہ فردا پہ ٹالنا
عمرونکی ساتہہ رہتی ہو بوس و کنار میں

بوسہ بہی گر دیا تو مجہی دینگی گالیاں
انپر ہی ستم ہی نشی کی بہار میں

ہوش و حواس جلی ہی صادق کسی نثار
اب جان رہی ہے الفت جسمار میں

غزل شیخ علامہ حسین عرف گہسیٹو ڈاکٹر تخلص فائق شاگرد حکیم محمد علی صو

کرتا رہو نگاہ میں بہہ کے روشمار میں
لوٹا مجہی ہوں ملے ہی کنج قرار میں

سرعت کہاں ہی رگ سنگ مزار میں
یہاں خاک تک ہی اوڑ کے گئی کوئی یار میں

شعلہ بہڑک اوٹہا شب ہجران کا ہو گیا
سرعت ہی نبض کی رگ سنگ مزار میں

خصلت قتل کی ہی تیغ کی ابروی یار کو
دو نیم دل کو کرلی ہی پہلی ہی وار میں

فائق خموش ہو کہ نہ کہدی کوئی طبیب
کتنا بہری ہے شعر جنونکی بخار میں

غزل شیخ عبداللہ صاحب عرف قیس مجنوں

سبزہ نہیں ہے چارخ روشن عذار میں — قرآن لکھا ہوا ہے تیرے خط غبار میں
ہے آمد جنون مجھے فصل بہار میں — وحشت سما رہی ہے دل بیقرار میں
لاغر ہوا ہوں ایسا شب ہجران یار میں — کوسوں الگ ہے پہر اک صحرا غبار میں
تیر غمزہ کی زخم نے دکھلائی کیا بہار — لالہ کھلا ہوا ہے دل داغدار میں
اے دردی سوز ہجر لب مرگ بھی ہیں تیرے — تنکا جلا نہ کاہ کا خاک مزار میں
اے سالک محو بادیہ گردی ہوے ہیں ہم — کانٹے رہے ہیں پاؤں میں اور پاؤں خار میں
لیکن بطفیل شافع محشر سے آخر تک — وہ خلد ہیں کہ جس کا ہو جو چاہے بزار میں

غزل سید ابن حسن صاحب تخلص کلیم ساکن قصبہ امروہہ شاگرد سید حیدر احمد صاحب

مر کر بھی یہ طلب ہے تیری انتظار میں — سرعت ہے نبض کی رگ سنگ مزار میں
گل ہنسی کھاتی ہے یار تیری انتظار میں — پیدا جو غنچگی ہے جیب ہے کیا شبنم بہار میں
اور ہیں لعل لب کی ہجر میں برسوں جلا یا ہوں — شوخی یہ دلی میری اشکوں کی تار میں
نقش قدم ہیچ کی دشت غنا سی تکا دکھے — بجلی کا آشیانہ ہے شاخ چنار میں
جلا کر سیکی آنکھ کی غم میں ہوئی ہیں ہم — سرمہ کا رنگ ہے سما رہا غبار میں
لازم ہے شعر وہ شاعر کو جمع خاطری — لطف کلام کیا ہے کلیم انتشار میں

غزل مولا بخش تخلص مضطر ساکن ...

شور جنوں ہی ہماری دل بیقرار میں — اشعار ... چشم ... میں
آوریختگی تلک ... ہمارے کنار میں — ... دل مدام اسی آشنا میں

وہ ہمیشہ ہوتی ہیں گل گریبان تا فلک	نا صبوری ہمکو کھینچتی ہیں صحرا میں
شبنم سی ہی بو ہی گل شگفتہ ہیں باد صبا	نسبت ہیں اسی خطا ہیں جنت نہ بہار میں
مضطرب ہی تیری دہوم مچاتی جہان تلک	سب اوس ہی کی شگفتہ ہوا لبہا ہی غربت زدہ میں

غزل مولانا محسن مضطر در طرح [illegible]

جانان میری گہر کبھی مہمان نہیں ہوتا	آباد میرا خانۂ ویران نہیں ہوتا
وہ جلوہ کنان خانۂ ویران نہیں ہوتا	کیا کبھی کچھ وصل کا سامان نہیں ہوتا
تجھ سے خجل ہے ساز کی خوبی کی [illegible]	حسن رخ لیلی مہ کنعان نہیں ہوتا
مجھکو ہے جو الموت سے کچھ کم نہیں آزار	کچھ ہم سے جو کمیون میرا درمان نہیں ہوتا
اے زور جنون جیب سے کس دن سے گلا تک	صد چاک میرا [illegible] گریبان نہیں ہوتا
ادس گل کی اگر بو نہیں پہنچی تو بتا دے	اے باد صبا کیوں [illegible] انسان نہیں ہوتا
سب [illegible] ہے ایک سے [illegible]	[illegible] کس طرح سے [illegible] آسان نہیں ہوتا

غزل محمد وزیر متخلص شگفتہ ساکن [illegible]

ہی جو چمک کہ گوہر دندان یار میں	وہ برق میں ہی اور نہ در آبدار میں
جلوہ عیان ہی ایسا رخ گلعذار میں	جو بن چمن پہ ہی نہ ہو فصل بہار میں
روز ازل سے شیفتہ محبت جو ہم ہی لی	سرشار ہو رہی ہیں یاد سبکی خمار میں
ممکن نہیں وصال کہ [illegible]	تا [illegible] وہ نہ دل ہی مری اختیار میں

سدا ان بلبلاں کی جھتی سی گلشن دلربا — گذری کام شعرا سی اصطلاح میں

غزل شگفتہ در طرح [illegible]

خورشید رخ جاناں سی شبستاں نہیں ہوتا — کب آتش حیرت سے یہ سوزاں نہیں ہوتا
مسرور کبھی یہ دل نالاں نہیں ہوتا — حیرت کی کبھی نظارہ خوباں نہیں ہوتا
اوس غنچہ دہن کی لب رنگیں کی مقابل — یاقوت لو کیا لعل بدخشاں نہیں ہوتا
اوس شکل صنوبر کی غلامی جو چمن میں — آزاد کبھی سرو گلستاں نہیں ہوتا
[illegible] — تبدیل تیرا کیوں غم ہجراں نہیں ہوتا

غزل مولوی فضل الہی صاحب در طرح [illegible]

جو دل کہ فدا ہی رخ جاناں [illegible] — بیچ لو پھر تو [illegible] وہ انساں نہیں ہوتا
اوس [illegible] — وہ کون [illegible] کہ جو نالاں نہیں ہوتا
[illegible] جل [illegible] — [illegible] پنہاں نہیں ہوتا
[illegible] — [illegible] خوباں نہیں ہوتا
[illegible] — [illegible] وہ جاناں نہیں ہوتا

غزل [illegible]

[illegible] یار میں — پہلو میں دل دو پارہ [illegible]
[illegible] — سینہ [illegible] تنگ [illegible]

پھرتا ہوں شب کو صورت لیلی اس لیے
ہی دل لگا ہوا جو اندھاروں گیسو پیا بین

ملتا نہیں پتہ میری صیاد کا کہیں
پھرتا ہوں مرغ دل لیے کر ڈھونڈتا ہوں

کیا خوب تمثیل یاد علی پہ غزل لکھی
مشہور تھا سخن کا ہی در دیا بین

غزل قاضی محمد فضل حسین صاحب تنہا مجوری

جب تک صدف ناوک مژگان سے بیش تنہا
دل قابل نظارۂ خوبان نہیں ہوتا

ہم رتبہ لب لعل بدخشان نہیں ہوتا
عارض کی صفا سے مہ تابان نہیں ہوتا

ہمراہ وہ جب سرو خرامان نہیں ہوتا
دل اپنا ذرا مائل بستان نہیں ہوتا

سب ہوتا ہے کیا ہم سے میری جان نہیں ہوتا
اک دم کو نہ پایا ہے ہیں پہلو ان سے نہیں ہوتا

وہ کہتے ہیں جب تک کہ پریشان نہیں ہوتا
کیا کبھی کچھ وصل کا سامان نہیں ہوتا

غلمان کہوں یا تجھے کہوں یا پری اوسکو
اس حسن و ملاحت کا تو انسان نہیں ہوتا

اس خال و رنگینی کا جیسی تبسم لب کی
واللہ کبھی لعل بدخشان نہیں ہوتا

ترکیب سے ہو فکر سخن بندش مضمون
افسوس ہے کوئی سی پیمان نہیں ہوتا

مانا کہ ہوئی تخت ہی تک بھی رسائی
اسباب سے کچھ مور سلیمان نہیں ہوتا

رو کر خستہ خاشاک بہی ہو گئی کاکل
کچھ اس سے وہ ہم رشتۂ گیسوان نہیں ہوتا

یہ کام غرض تنہا ہی افضل حسین کا
تک بندی سی کچھ صاحب دیوان نہیں ہوتا

غزل محمد یسین ساکن بجنور

کھلتی ہے تیغ ملتی کی وہ دست نگار میں
ممکن نہیں نگار ہی شمشیر زار میں

زلف سیاہ اور ہے خم تابدار میں
ہی وہ مناسبت کہ جو بلبل و بہار میں

اللہ ری سوز ہجر جو دریا میں غرق ہوں
دریا غبار ہو کے اڑی کوہسار میں

مقتول ناز زندہ جاوید ہو گئے
اب لذت کی دھار ہی شمشیر یار میں

یسین پڑہ کی دم کرو تا ہو جی ان بحق
ہی وقت نزع دوست اب بیمار میں

غزل میر شمشاد حسین صاحب بجنوری

کب بام پہ پنہاں جلوہ جاناں نہیں ہوتا
کب مہر فلک شرم سی پنہاں نہیں ہوتا

ہی شور پہ گلشن میں جو غنچوں کی چٹکنے
وہ رشک فزای گل و بستان نہیں ہوتا

اس شوخ کی سر میں ہی سما جو گلشن کی ٹہلنے کا
وہ سرو روانی کی مثل خراماں نہیں ہوتا

شمشاد وہ عاشق ہی ہی جو نام میں جس کے
جو لطف فزا مجلس رندان نہیں ہوتا

غزل نامدار خاں الضا طب بہ تخلص مفتون بجنوری

جو بو ہی جو نفس کی ہی عرق شبنم یار میں
وہ عطر گل میں ہی نہ وہ عطر بہار میں

لخت جگر کا جلوہ ہی اشکوں کی تار میں
یا لعل لب بہا ہی یہہ موتی کی ہار میں

مرجائیں گے یہہ بات نہ سرگ غبار میں
ہی آب و تاب اور ہی دست نگار میں

ہیں اب تک ہیں خاکسار ہوں یہہ کید وہ میں
لکھا کبھی جو خط تو وہ خط غبار میں

... [illegible] عمر کا ملال ہے	پاس ان کی اپنا حال [illegible]

غزل [illegible] عاشق [illegible] مرحوم [illegible]
تخلص عاشق حال [illegible] صوفی

کہنا سیتی تو باد صبا کوں یار [illegible]	عاشق [illegible]
تو ہم سجاتی بادل کی جوں [illegible]	اور [illegible]
جالی تمہاری وعدوں [illegible]	ہم [illegible]
یہ جیا [illegible] شوق [illegible] گلبدن	[illegible]
[illegible] زلف یار کی [illegible]	بوی گلاب [illegible] ردی یار [illegible]
یاں [illegible]	[illegible]
عاشق [illegible]	بلبل [illegible]

غزل [illegible] تخلص [illegible]

دلوا [illegible]	[illegible]
[illegible] وفا [illegible]	[illegible]
[illegible] آگی [illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
دیکھی [illegible]	[illegible]

غزل شیخ محمد حسین [illegible] ساکن [illegible]

جوبن ہی گیا او بہار کا پستان میں
آیا ہی ثمر نخل پہ فصل بہار میں

مہندی ہی لگی ہی وہ ان کی کف پا میں
بہان خون کشتان کی آنکہ سرمی سار میں

الحمد ہی کہ سوز دل کہ جو آتش لب گر
سرعت ہی نبض کی رگ سنگ قرار میں

مجہ ناتوان کی دم ہی سوی لاغری کی پیر
چہوڑا نہ کچہ اجل کی لئی جسم زار میں

او شہسوار یکہ میدان جہل کی چل
ہووی نہ خاک یار کوئی اس غبار میں

اخوش میں ہی گرچہ وہ بیک بار ہی مرا
رکہتا ہون سلد پہلو میں تیغ کنار میں

دی ہی جو جان شائق عشق ملحم میں
صوفی لگی ہیں اس لئی سنگ مزار میں

غزل مولوی حکیم سید محمد علی صاحب صوفی شاگرد مرزا ابو سعید صاحب رئیس شہر دہلی

نکلا ہی ریشہ پا کوئی اس کوہسار میں
سبزی خمی لگی ہی اہو جو پر نوک خار میں

دل ان لگی ہی دشت میں نی کوہسار میں
ہاں ابہی جو کچہ لگی گا تو بس کوئی دان میں

فردوس میں جہان آگئی ہو کر سی پار کی
جگنو چمک رہی ہیں ہمارے غبار میں

سامان وصل خیال ہی ہمنشین
جام شراب کف میں دلبر کنار میں

جو خون جو شانہ ہوی ایک گیا اشک غرق
طوفان اوٹہا خون سی قاتل کی دیار میں

کس کس کو خون بہا ملی گی کشتگان سی
مہندی لگائی جاتی ہی دست نگار میں

لا کہو عندلیب سخن گل کتری ہیں
گرتا ہی صوفی جیسی بلبل ہزار میں

باندہا ہی تیلیونکو بہری سوچ دیکہتا
تا زمانہ کی مرور دیدہ کی تار بین

تو ہر کوہ ہی کیا کیا نیلم بنادیا
مستی ہلی ہی سستی بیہہ زدان یا بین

چشمہ سوار کی جیدیا اسپیر گر کیا
کیا تمو چہیان ہین اطلق لعل و یمن ہین

قطعہ

نہیں نظر وہان ہی تو یہان سیر آہ
وہ چشم ہین ہی او بہ دل تیرا زمین

دیکہتن تو کو ننگا کری تا شیر محل
ہین غیر پر لگاون تم اس سمن زمین

صوفی اب اس زمین میں کہہ او یہی غزل
دل ہی عشق بخان قلم اختیار مین

غزل دیگر

داغ وہ جیا کی لگیا دست نگار مین
ویرد حنا نہ قید مین لئے اشتہار مین

ای ہمنشین کہی سو کیا تم اسکو عشق
آتش سی جو لگی ہی دل بیقرار مین

پوشاک سرد کی لئے بہہ دل سرد دیا
جب پہرے ہی بالا تمہار اکنار مین

سینگ نکی آتش کو بیٹہا ہی جیچ
جلی سی بلا ہی بہیکلی غبار مین

کہہ کہی تہا منتا ہوں دل نا شکیب کو
افسانہ وصال شب تیر بار مین

سودی وہ مار زلف و چہو لی کلا جان
بیٹہا ہون بال بال مین اس ما بساین

لاکہوں جلال ہو گئی آب حرام سیر
کشتی بہہ کو جہوڑ و خنجر کی دہار مین

انکر اسیان نہ یعنی مصحف ہین انکر
اوٹہتی ہی گرد سی داغ قرار مین

اینتی ہی بوسہ سینہ نحند ان کلی اوگیا
گلگلیکا تہا اثر زفن کا صنار مین

صوفی قلم سی شعر جو نکلا تو بول یا
دیکھا سخن تمہارا فصل بہار مین

غزل میر صوفی صاحب در طرح دیگر

ہر موی بدن کب ہیں اسرار سے نہیں ہوتا	کب تجھ بن میں ہر و حیران نہیں ہوتا
تیغ ابرو سے جو ہوتی ہے تو مرہم کن سے نہیں ہوتا	میں ہوتا ہوں تو خنجر بران نہیں ہوتا
مجنوں ہی بیر اگر عشق میں عریان نہیں ہوتا	ہوتا ہی کہیں جیب تو دامان نہیں ہوتا
گو شیخ ہی بن جائیں عبادت سے فرشتہ	بی عشق مگر دہر میں انسان نہیں ہوتا
حجم السا کیا خال لب اوسکا میری دلبر	زنگی کہ یہ لوں کعبہ کا دربان نہیں ہوتا
ملا دسمین گہی گردش تقدیر ہماری	ساکن یہ کہیں [illegible] گردان نہیں ہوتا
آتشکدہ عشق میں ہیں مثل سپند ہم	خندان ہیں ہی [illegible] گریان نہیں ہوتا
نظارہ نے دی ہی [illegible] لوک [illegible] کی	اسباب [illegible] نہیں ہوتا
خود [illegible] ہیچ ہی [illegible]	میں پھول کی منت کش دربان نہیں ہوتا
ماتم کدہ ہو جاتی ہی خود مجلس عشرت	جس بزم میں وہ فتنہ دوران نہیں ہوتا
یہ قول ہی کس کا دل پہ داغ تو دکھو	پھولا ہوا غنچہ میں گلستان نہیں ہوتا
[illegible] وہ اکال [illegible] آگریان [illegible]	کیا خاک [illegible] لعل بدخشان نہیں ہوتا
افشان [illegible]	[illegible] قرآن نہیں ہوتا
[illegible]	[illegible] نہیں ہوتا

[illegible] صاحب ماہ اپریل [illegible] الحکام [illegible]
حکیم سید محمد علی صوفی [illegible] کی [illegible]

[illegible]

ک۳۹ ۸۹۱۶۴۳۱۰۸

DUE DATE